اِنسانی مُردے کھانے وَالا گروہ

"مُردے کھانے کا مزا جب منہ کو لگ جائے تو بڑے بڑے دیندار پرہیزگار اپنی سارے دن کی کمائی خرچ کر کے یہ حرکت کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بھی اس کی چاٹ لگا دیتے ہیں۔ اس کتابچہ میں اس گندے گروہ کی نشان دہی کی گئی ہے تاکہ ان سے بچا جائے"،

از اِفادات

حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

مرتب: محمد سہیل (مدینہ منورہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسانی مُردے کھانے والا گروہ

از افادات

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

مرتب: مولانا محمد سہیل مدنی

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب آفتاب احمد (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکـــتبہ اقبـالیہ

نور حراء

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com

فون: 0092-312-2502281

٥ ربیع الاول ١٤٤٤

انسانی مُردے کھانے والا گروہ

"مردے کھانے کا مزا جب منہ کو لگ جائے تو بڑے بڑے دیندار پرہیزگار اپنی سارے دن کی کمائی خرچ کر کے یہ حرکت کرتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بھی اسکی چاٹ لگا دیتے ہیں، اس کتابچہ میں اس گندے گروہ کی نشاندہی کی گئی ہے تاکہ ان سے بچا جائے"

سن اشاعت ۱۴۱۹ھ
کمپیوٹر کمپوزنگ .... ادارۃ القرآن کراچی نمبر ۵
فون: 7216488

ناشر
مکتبہ حضرت شاہ زبیرؒ
خانقاہ شریف و جامع مسجد جلیلیہ
ایس، ٹی۔ ۳۔ ۵ سی سرجانی ٹاؤن
کے۔ ڈی۔ اے اسکیم نمبر ۴۱ کراچی

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ

ہمارے معاشرہ میں بدبودار مردار خوری اتنی عام ہوگئی ہے کہ اسکی کراہیت اور بدبو کا احساس بھی نہیں رہا۔ اور مردار گوشت پر خوشنما ورق چڑھا کر مزے سے کھانا، کھلانا عام ہوگیا ہے۔ جبکہ شریعت کی نظر میں اسکا شمار ان گناہوں میں ہے جو متفقہ طور پر بڑے گناہ ہیں، حدیث شریف میں اس کو زنا جیسے گھناؤنے اور کبیرہ گناہ سے اَشد فرمایا گیا ہے جسکی تفصیل آگے آرہی ہے۔ اگرچہ اس گوشت پر ورق لگے ہوئے ہیں اور اسکا بدبودار اور مردار ہونا محسوس نہیں ہوتا لیکن اسکا مردار گوشت ہونیکی قرآن پاک شہادت دیتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا. اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ."

(ترجمہ) یعنی تم میں سے کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے (آگے غیبت کی مذمت ہے کہ) کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے، اس کو تو تم ضرور برا سمجھتے ہو (تو سمجھ لو کہ کسی بھائی کی غیبت بھی اسی کے مشابہ ہے)

اگرچہ اس آیت مبارکہ میں "غیبت" کی کراہیت کے اظہار کیلئے تشبیہ دی ہے لیکن یہ تشبیہات آخرت میں حقائق بن کر سامنے آئینگی جیسا کہ یتیم کا مال کھانے کے متعلق فرمایا گیا کہ ظلماً یتیم کا مال کھانا ایسا ہے کہ وہ شخص اپنے پیٹ میں آگ بھر رہا ہے، تو اس دنیا میں تو وہ آگ نظر نہیں آتی لیکن آخرت میں وہ

آگ کی صورت میں ظاہر ہو گا لیکن کبھی کبھی انبیاء کرام کے معجزہ اور اولیاء کرام کی کرامت سے ان حقائق کا دنیا میں بھی ظہور ہو جاتا ہے۔

جس شخص کی غیبت کی گئی اسکا حقیقۃً گوشت کھایا جاتا ہے:

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں: حق تعالیٰ شانہ نے اپنے کلام پاک میں غیبت کو اپنے بھائی کے مردار گوشت سے تعبیر فرمایا ہے اور احادیث میں بھی بکثرت اس قسم کے واقعات ارشاد فرمائے گئے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کی غیبت کی گئی اسکا حقیقۃً گوشت کھایا جاتا ہے۔ "نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ چند لوگوں کو دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ دانتوں میں خلال کرو، انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے تو آج گوشت چکھا بھی نہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں شخص کا گوشت تمہارے دانتوں کو لگ رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ انکی غیبت کی تھی"۔

نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا، روزہ میں اس شدت سے بھوک لگی کہ ناقابل برداشت بن گئی ہلاکت کے قریب پہنچ گئیں۔ صحابہ کرامؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو حضور ﷺ نے ایک پیالہ ان کے پاس بھیجا اور ان دونوں کو اس میں قے کرنے کا حکم فرمایا، دونوں نے قے کی تو اسمیں گوشت کے ٹکڑے اور تازہ کھایا ہوا خون نکلا۔ لوگوں کو حیرت ہوئی تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے حق تعالیٰ شانہ کی حلال روزی سے تو روزہ رکھا اور حرام چیزوں کو کھایا کہ دونوں عورتیں لوگوں کی غیبت کرتی رہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حفظ میں رکھے کہ ہم لوگ اس سے بہت ہی غافل ہیں عوام

کا ذکر نہیں خواص مبتلا ہیں۔ ان لوگوں کو چھوڑ کر جو دنیا دار کہلاتے ہیں، دینداروں کی مجالس بھی بالعموم اس سے کم خالی ہوتی ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ اکثر اس کو غیبت بھی نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اگر اپنے یا کسی کے دل میں کچھ کھٹکا بھی پیدا ہو تو اس پر اظہار واقعہ کا پردہ ڈال دیا جاتا ہے۔

(ماخوذ از فضائل رمضان)

آنحضرت ﷺ کا غیبت کو مثل گوشت کھانے کے فرمانا:

جناب رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ جس وقت کسی طرف سفر کرتے ایک ایک محتاج کو دو دو امیر کے ساتھ کرتے تا کہ محتاج ان دونوں کی خدمت کرے اور ہر امیر اس فقیر کی خبر گیری کرے چنانچہ ایک سفر میں حضرت سلمان فارسیؓ کو جو کہ محتاج تھے دو امیر کے ساتھ کر دیا، راہ میں ایک روز جب منزل پر اترے تو وہ دونوں غنی کسی کام سے چلے گئے اور سلمانؓ سو رہے جب وہ دونوں شخص آئے اور سلمانؓ سے پوچھا اے سلمانؓ کیا تم نے کھانے کا سامان مہیا کیا، سلمانؓ نے جواب دیا مجھ کو نیند آ گئی اسی سبب سے کچھ تیار نہیں کر سکا، ان دونوں نے کہا جاؤ، حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس سے کچھ مانگ لاؤ، سلمانؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سرگزشت بیان کی تو حضور ﷺ نے فرمایا، میرے خازن اسامہ کے پاس جاؤ اگر کچھ حاضر ہو تو لے آؤ، جب سلمانؓ اسامہؓ کے پاس گئے اور کچھ طلب کیا تو اسامہؓ نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے، پھر سلمانؓ نے یہ جواب دونوں کے پاس پہنچایا، سارا قصہ کہہ سنایا، دونوں امیروں نے اسامہؓ کی غیبت کی اور ان کی شکایت کی اور کہا کہ اسامہؓ کے پاس کھانا تھا، لیکن انہوں نے بخل کیا پھر

سلمانؓ سے کہا کہ صحابہؓ کے پاس جاؤ اگر کچھ ہو تو لے آؤ، سلمانؓ ان کے کہنے کے مطابق جب ادھر روانہ ہوئے تو ان دونوں نے سلمانؓ کی کچھ شکایت کی، بعدہ سلمانؓ وہاں سے بھی جواب لائے اور خالی ہاتھ آئے تو دونوں شخص خود حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، آپ نے فرمایا مجھے تمہارے دانتوں پر گوشت کا رنگ معلوم ہوتا ہے، ان دونوں نے کہا یا رسول اللہ! ﷺ ہم نے آج بالکل گوشت نہیں کھایا، رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا تم دونوں نے ابھی اسامہ اور سلمان کا گوشت کھایا کیونکہ ان دونوں کی غیبت کی، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا اور یہ آیت ("وَلاَ یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا. الخ") نازل فرمائی۔

حضرت زیدؓ کی "غیبت" پر آپ ﷺ نے خون تھوکنے کا حکم فرمایا:

ایک روز حضرت زید بن ثابتؓ مسجد نبوی شریف میں وعظ و نصیحت فرما رہے تھے ...... کہ کسی جگہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں ہدیۃً گوشت آیا، کچھ لوگوں نے حضرت زیدؓ سے کہا کہ حضور ﷺ کے پاس جائیں اور ہمارے لئے گوشت لے آئیں۔ حضرت زیدؓ آپ ﷺ کی خدمت میں گئے، اُن کے جانے کے بعد ان لوگوں نے حضرت زیدؓ کی غیبت کی جو آپ ﷺ کو بطور وحی یا الہام معلوم ہوگئی۔ جب حضرت زیدؓ نے آپ ﷺ سے ان لوگوں کے لئے گوشت مانگا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ابھی گوشت کھا چکے ہیں۔ حضرت زیدؓ نے یہ جواب ان لوگوں کو پہنچایا، انہوں نے کہا کہ ہم نے چند روز سے گوشت نہیں کھایا اور گوشت کو منہ بھی نہیں لگایا۔ حضرت زیدؓ دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں کی بات عرض کی، پھر حضرت ﷺ نے

وہی جواب ارشاد فرمایا۔ دو تین مرتبہ کے بعد خود وہ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنا مطلب بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم نے ابھی زید کا گوشت کھایا ہے کیونکہ تم نے ان کی غیبت کی ہے، تم تھوکو! دیکھو تمہارے منہ سے گوشت کا اثر معلوم ہوگا“ ان لوگوں نے جب تھوکا تو دیکھا کہ فی الحقیقت تھوک کے ساتھ خون کی سرخی ملی ہوئی ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ کا ایک مشہور واقعہ :

ایک مرتبہ حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے چند لوگوں کی دعوت کی جب لوگ دستر خوان پر کھانا کھانے کے واسطے بیٹھے ایک شخص کی غیبت کرنے لگے حضرت ابراہیمؒ نے کہا زمانِ سابق میں لوگ پہلے روٹی کھاتے تھے اس کے بعد منہ میں گوشت رکھتے تھے اور تم روٹی کھانے سے پہلے لوگوں کا گوشت کھانے لگے اور لوگوں کی غیبت کرنے لگے۔

غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین ہے :

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے ”اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا.“ یعنی غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے۔ (بیہقی)

دقیقہ : اس کی وجہ یہ ہے کہ زنا میں فقط رحمٰن کی مخالفت ہوتی ہے اور شیطان کی متابعت ہوتی ہے اور غیبت میں دو امر ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی مخالفت، دوسرے تکلیف دینا اس شخص کو جس کی غیبت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق تو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے مگر

بندوں کا حق یعنی جب کوئی گناہ کرے اور اس سے بندے کا حق متعلق ہو جیسے کسی کی غیبت کرے یا کسی کو گالی دے یا کسی پر تہمت لگائے اور پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اپنا حق تو اپنی عنایت سے معاف کر دیتا ہے لیکن بندے کا حق معاف نہ ہو گا، جب تک بندہ خود معاف نہ کرے۔ (از رسالہ "غیبت کیا ہے" مؤلفہ: حضرت مولانا عبدالحئی لکھنویؒ)

"غیبت" کے "زنا" سے زیادہ سنگین ہونے کی دوسری وجہ:

یہ ہے کہ علماء عارفین نے گناہوں کو (۱) حیوانی گناہ اور (۲) شیطانی گناہوں میں تقسیم فرمایا ہے، حیوانی گناہوں کا تعلق ظاہری اعضاء وجوارح سے ہے، مثلاً چوری، شراب نوشی اور زنا وغیرہ اور شیطانی گناہوں کا تعلق دل سے ہے، مثلاً کبر، حسد، ریاء، بغض، کینہ، حب جاہ اور حب مال وغیرہ، اکثر نے ان کو دس میں محصور کر دیا ہے اور دسوں کا خلاصہ تکبر کو بتایا ہے، اگر یہ دور ہو جائے تو باقی خود دور ہو جاتے ہیں۔ اور شیطانی گناہ حیوانی گناہوں سے بہت زیادہ سنگین ہیں اور ان سے "توبہ" کی توفیق بھی کم ہوتی ہے کیونکہ ان کے برا ہونے پر التفات نہیں ہوتا جبکہ حیوانی گناہوں کی برائی بہت معروف اور ظاہر ہوتی ہے خود گناہ کرنے والا اس کو برا سمجھتا ہے غفلت اور نفس کے غلبہ کی وجہ سے کر جاتا ہے لیکن دل سے شرمندہ ہوتا ہے اور ندامت ہی توبہ ہے گویا توبہ کی بڑی شرط "ندامت" تو موجود ہی ہوتی ہے، باقی شرائط یعنی گناہ سے الگ ہونا اور آئندہ کے لئے بچنے کا عزم کرنا وغیرہ شرائط پوری کر کے توبہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اور

"غیبت" کا منشا چونکہ "تکبر" ہوتا ہے (جو تمام شیطانی گناہوں کی جڑ ہے) اسلئے غیبت کو "زنا" سے زیادہ سنگین فرمایا۔

نوٹ: غیبت زنا سے زیادہ سنگین ہے مگر اس کے باوجود اس پر حد نہیں ہے، کیونکہ کسی شخص کی برائی کرنا بعض مواقع پر جائز بلکہ واجب بھی ہو جاتا ہے مثلاً قاضی کے سامنے شہادت دینے میں، یا کسی کے قتل ہونے کے بارے میں اسکو خبردار کرنا۔ اسی طرح کسی ایسی ضرورت و مصلحت سے کسی کی برائی کرنا جو شرعاً معتبر ہو مثلاً اولاد و شاگرد کی بات ان کے باپ و استاذ سے کرنا، یا کسی کے دینی یا دنیاوی شر سے بچانے کے لئے اسکا حال بتلانا، یا کسی معاملہ میں مشورہ کے لئے اس کا حال ذکر کرنا جائز ہے بشرطیکہ مقصود اسکی تحقیر نہ ہو (اور جانچ کرنے والا علیم و خبیر ہے) تو یہ چیز چونکہ ذووجہین ہے دوسرے کو امتیاز کرنا مشکل ہوتا ہے اس لئے اس پر حد مقرر نہیں۔

مسئلہ: جن لوگوں کی غیبت جائز ہے انکی غیبت کرنے میں اگر کوئی دینی مصلحت نہ ہو تو وہ کلام لایعنی کی بنا پر مکروہ ہے (معارف القرآن) حدیث پاک میں ہے۔ "مِنْ حُسْنِ اِسلامِ المَرْءِ تَرْكُهُ مَالاَ يَعْنِيْهِ." (ترمذی) یعنی آدمی کی اسلامیت کے حسن و کمال میں سے یہ بھی ہے کہ جو بات اسکے لئے ضروری اور مفید نہ ہو اسکو چھوڑ دے۔

آخرت میں اس مردار خوری (غیبت) کا انجام:

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب مجھے معراج ہوئی تو (ملاءِاعلیٰ کے اس سفر میں) میرا گذر کچھ ایسے لوگوں پر

ہوا جن کے ناخن سرخ تانبے کے سے تھے جن سے وہ اپنے چہروں اور اپنے سینوں کو نوچ نوچ کر زخمی کر رہے تھے میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو ایسے سخت عذاب میں مبتلا ہیں، جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زندگی میں لوگوں کے گوشت کھایا کرتے تھے (یعنی اللہ کے بندوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے) اور انکی آبروؤں سے کھیلتے تھے۔ (ابوداود)

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا دو قبروں پر گذر ہوا۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب قبر ہو رہا ہے۔ ایک کو لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے، دوسرے کو پیشاب سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے۔ (فضائل رمضان)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص دنیا میں اپنے بھائی مسلمان کا گوشت کھائیگا یعنی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مردار گوشت اس کے پاس لائینگے اور اس سے کہا جائیگا کہ جیسا تو نے زندہ کو کھایا تھا اب مردہ کو بھی کھا۔ پس وہ شخص اسکو کھائیگا اور ناک بھوں چڑھاتا جائیگا اور غل مچاتا جائے گا۔ (بہشتی زیور)

دنیوی نقصانات:

غیبت سے ایک شخص کی رسوائی اور بے آبروئی ہوتی ہے اور اسکو روحانی تکلیف پہنچتی ہے اور دلوں میں فتنہ و فساد کا بیج پڑتا ہے جس کے نتائج بعض حالتوں میں بڑے خطرناک اور دوررس نکلتے ہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے۔

”غیبت کسے کہتے ہیں“

غیبت یہ ہے کہ کسی مسلمان بھائی کی ایسی بات یا اس کے کسی ایسے فعل یا

حال کا ذکر کیا جائے جس کے ذکر سے اسے ناگواری اور اذیت ہو اور جس کی وجہ سے وہ شخص حقیر و ذلیل یا مجرم سمجھا جائے۔

غیبت کے متعلق عام طور پر یہ شبہ کیا جاتا ہے کہ جو بات ہم کہہ رہے ہیں وہ سچی ہے یہ برائی اس شخص میں موجود ہے اس لئے غیبت نہیں۔ اس شبہ کا جواب حدیث شریف میں مذکور ہے۔ نبی کریم ﷺ سے کسی نے دریافت کیا کہ غیبت کیا چیز ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "کسی کے پس پشت ایسی بات کرنی جو اسے ناگوار ہو" سائل نے پوچھا کہ اگر اس میں واقعۃً وہ بات موجود ہو جو کہی گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہے اگر واقعۃً موجود نہ ہو تب تو بہتان ہے۔

مسئلہ: غیبت جیسے قول و کلام سے ہوتی ہے ایسے ہی فعل یا اشارہ سے بھی ہوتی ہے جیسے کسی لنگڑے کی چال بنا کر چلنا جس سے اسکی تحقیر ہو۔ (معارف القرآن)

غیبت کا سننا:

غیبت کا بقصد و اختیار سننا بھی ایسا ہی ہے جیسے خود غیبت کرنا۔

حضرت میمونؒ نے فرمایا کہ ایک روز خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک زنگی کا مردہ جسم ہے اور کوئی کہنے والا ان کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہا ہے کہ اس کو کھاؤ میں نے کہا کہ اے خدا کے بندے میں اس کو کیوں کھاؤں تو اس شخص نے کہا اسلئے کہ تو نے فلاں شخص کے زنگی غلام کی غیبت کی ہے میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تو اس کے متعلق کوئی اچھی بری بات کی ہی نہیں تو اس شخص نے کہا کہ ہاں، لیکن تو نے اس کی غیبت سنی تو ہے اور تو اس پر راضی رہا۔ حضرت میمون کا حال اس خواب کے بعد یہ ہو گیا کہ نہ خود کبھی کسی کی غیبت کرتے اور نہ کسی کو اپنی

مجلس میں کسی کی غیبت کرنے دیتے تھے۔

"رحمۃ للعالمین ﷺ کی نصیحت"

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔

لا تغتابوا المسلمین ولا تتبعوا عوراتهم فان من اتبع عوراتهم یتبع اللّٰه عورته ومن یتبع اللّٰه عورته یفضحه فی بیته. (قرطبی)

مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیوب کی جستجو نہ کرو کیونکہ جو شخص مسلمانوں کے عیوب کی تلاش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب کی تلاش کرتا ہے اور جس کے عیب کی تلاش اللہ تعالیٰ کرے اسکو اس کے گھر کے اندر بھی رسوا کر دیتا ہے۔

نبی رحمت ﷺ کا ارشاد ہے!

ایاکم والغیبة فان فیها ثلاث آفات لا یستجاب له الدعاء ولا یقبل له الحسنات ویزاد علیه السیئات.

تم لوگ غیبت سے بچو، کیونکہ اسمیں تین آفتیں ہیں (۱) ایک یہ کہ غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی (۲) اسکی نیکیاں نہیں قبول ہوتیں (۳) اسکی بدیاں نامۂ اعمال میں زیادہ ہوتی ہیں۔

"شفیع المذنبین ﷺ کے ساتھ جنت میں داخلہ"

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں سوائے پانچ وقت نماز کے اور کوئی نماز نہیں پڑھتا اور سوائے رمضان کے روزوں کے اور کوئی روزہ نہیں رکھتا اور میں فقیر ہوں نہ مجھ پر حج فرض ہے اور نہ زکوٰۃ۔ جب میں مروں گا تو کہاں جاؤں گا؟ نبی کریم ﷺ مسکرائے اور فرمایا "تو میرے ہمراہ جنت میں جائیگا اگر اپنے دل کو دو چیزوں سے محفوظ رکھ لے۔ (۱) کینہ سے اور (۲) حسد سے۔ اور اپنی زبان دو چیزوں سے محفوظ رکھ لے، ایک جھوٹ دوسرے غیبت اور اپنی آنکھ دو چیزوں سے بچالے ایک کسی حرام چیز کی طرف دیکھنے سے دوسرے کسی کو ذلیل سمجھنے سے۔ تو تو جنت میں میرے ہمراہ داخل ہوگا۔ (احیاء علوم الدین)

کن لوگوں کی غیبت زیادہ خطرناک ہے

عوام تو عموماً اپنے اُن رشتہ داروں کی غیبت میں مبتلا ہوتے ہیں جن سے تعلقات اچھے نہیں ہوتے۔ اور بعض علماء و صلحاء کہ جن کو دوسرے علماء و صلحاء سے کچھ اختلاف یا حسد ہو جاتا ہے انکی غیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اسمیں ان کے ساتھ ان سے تعلق رکھنے والے عوام بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ مگر یہ بات بہت خطرناک ہے کیونکہ رشتہ داروں کی غیبت تو قطع رحمی کا سبب بنتی ہے جو بہت

سخت گناہ ہے حتیٰ کہ قرآن پاک میں قطع رحمی کرنے والوں پر لعنت فرمائی گئی ہے اور حدیث پاک میں انکا اللہ کی رحمت سے دور ہونا اور "جنت کی خوشبو سونگھنے سے بھی محروم ہونا" وارد ہے۔ اسلئے کسی دنیوی وجہ سے رشتہ داروں سے قطع رحمی کرنا جائز نہیں ہے بلکہ "صلہ رحمی" کی مصلحت سے شریعت نے خلاف واقعہ بات کہنے کی بھی اجازت دی ہے۔ لہذا رشتہ داروں کی غیبت زیادہ خطرناک ہے۔

اسی طرح علماء و صلحاء کی غیبت کرنا بھی خود کو سخت ہلاکت میں ڈالنا ہے، کہ یہ حضرات تو صبح شام نیکیاں کمار ہے ہوتے ہیں جسکی بنا پر ان کی واقعی غلطیاں بھی معاف ہو جاتی ہونگی اور ان کی غیبت کرنے والا انکی اہانت کا مرتکب ہو کر سخت خسارہ میں ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے "جس نے بڑوں کی تعظیم نہیں کی اور چھوٹوں پر رحم نہیں کیا اور عالم کی قدر کو نہیں پہنچانا وہ میری امت میں سے نہیں ہے۔ اور حدیث قدسی میں اولیاء اللہ کی دشمنی پر اللہ پاک کی طرف سے اعلان جنگ ہے۔ لہذا علماء و صلحاء کی غیبت سمِ قاتل ہے، ان کا گوشت سخت زہریلا ہوتا ہے۔

"عبادت کرنے والے شب بیداروں کا شام کو افسوسناک منظر"

حماقت کی انتہاء اور عجیب سودا، جسمیں اپنا خسارہ
ہے اور اپنے دشمن کا فائدہ ہے، نفس و شیطان کی
خوشی ہے اور اللہ پاک کی ناراضگی ہے

ایک منظر بہت دلخراش بار بار سامنے آتا ہے کہ ہم اپنے میں سے بعض

لوگوں کو دیکھتے ہیں جو فرائض کی پابندی کے ساتھ نوافل کا بھی بہت اہتمام کرتے ہیں، تلاوت، نوافل، تسبیحات میں شب کو اور دن کو مشغول رہتے ہیں اور بھی جملہ گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں لیکن شام کو ان کے پاس کوئی دوست یار شتہ دار آکر ان کے ساتھ کچھ دیر گفتگو کرتے ہیں جسمیں اکثر اپنے دشمن و مخالف کی واقعی برائیوں کا تذکرہ بھی ہو جاتا ہے اور وہ گفتگو شرعاً غیبت کی حد میں آجاتی ہے اور اسکا احساس بھی نہیں ہوتا اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری نیکیوں سے بھری گٹھری اپنے دشمن و مخالف کے نامہ اعمال میں چلی جاتی ہے۔ اور نیکیوں کی گٹھری نہ ہونیکی صورت میں اس مخالف و دشمن کے گناہ اس غیبت کرنے والے کے نامۂ اعمال میں ڈالے جائینگے اور روز قیامت یہ شخص باوجود شب بیداری اور عبادات اور خیرات و صدقات کے مفلس ہو کر دیکھتا رہ جائیگا، اسکی ساری کمائی مخالف لوگ لیجائیں گے اسلئے بعض بزرگوں کا قول ہے کہ غیبت کرنی ہو تو اپنی ماں کی کرے تاکہ نیکیاں گھر میں رہیں ماں کو ملیں، دشمن کو کیوں جائیں۔

اس خسارے سے بچنے کی تدبیر:

(۱) اس گندے نفرت والے عمل کی برائی کو پڑھ کر خوب ذہن نشین کرلیں [۱]

(۲) جسکی غیبت ہو چکی ہے اس سے معافی مانگے، اسکا دل خوش کرے اور اگر اس سے معاف کرانے میں اسکی ناراضگی کا اندیشہ ہو تو تنہائی میں اپنے لئے اور

(۱) جسکی ایک صورت یہ ہے کہ اسی رسالہ کو کم از کم تین دفعہ پڑھے اور اپنے ماحول میں سنائے۔

اس کے لئے خوب گڑگڑا کر استغفار کرے اور وہ مرحوم ہو تو اس کے ساتھ ساتھ ایصال ثواب بھی کرے۔

(۳) روزانہ شام کو اپنے اعمال کا محاسبہ کرے کہ آج میں نے کس کے متعلق کیا بات کہی اور کونسی بات غیبت کے زمرہ میں ہے۔

(۴) کسی اللہ والے سے تعلق قائم کر کے انکی ہدایت کے مطابق اپنے اوپر مالی یا جانی جرمانہ مقرر کرے، اور امّ الأمراض یعنی تکبر کو دور کرنے کی فکر کرے اور دعائیں کرے، ان سب چیزوں سے نفس ذلیل ہوتا ہے اور آئندہ حفاظت ہوتی ہے۔

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین.
وصلی اللّٰه تعالٰی علی خیر خلقه سیدنا محمد وآله وصحبه وبارك وسلم تسلیما کثیرا.

یوم الاثنین ویوم عرفة

۹ ذی الحجة ١٤١٨ھ

ازافادات حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

مرتب: محمد سہیل مدینہ منورہ